

# ایک کثیر ثقافتی مکالمہ

انجم نعیم

## نیاز

روی کا کام پیش کر رہی ہے۔ ایسا لگا جیسے تائید کے جسم سے اب شعلہ بیڑ کے گا اور پورے دن جو دو کردا کھکر دیگا۔ نیاز کا جادو سرچ ہے کرنا چا۔

مختینہ علمی، مختلف مازوں پر مہارت رکھنے والے لوگوں میں ترکیان اور پرہوڑیوں سری کسر کارمین ریزہ کا میوزیکل گروپ ”نیاز“ دراصل ایک گروپ ہے، جاری فی رہجان سے ایک ایسے خاص تجربے کی طرف جس میں مشرقی مویثیتی لوک روائعوں کو جدید مغربی آلاتی بافت کے ذریعہ پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کا ایک اپنا الگ ہی لطف ہے۔ ایرانی انتقال کے بعد امریکہ آئنے والے لوگوں ترکیان کہتے ہیں کہ تم نے جو مویثیتی ترتیب دی ہے وہ نہ صرف ان لوگوں کو رسائی حاصل کرے گی جن کی مویثیتی کی روایت کو ”نیاز“ میں فتح پر برنا گیا ہے۔ خلاصہ ایسی ترک اور ہندوستانی بلکہ اسے وہ براطی بھی بہت پسند کرے گا جو اس حلتوں سے متعلق شہ ہونے کے باوجود وجہ میں لانے والی مویثیتی کا سرستار ہے۔ دراصل یہاں ایک ایسا الکٹرونک صوتی ایسی پروجیکٹ ہے جس نے عالمی علی لوگوں ترکیان اور کارمن ریز و جیسے مویثیتی کے تن مختلف مژوان کے مقبول کرداروں کا سمجھا کر دیا ہے جنہوں نے روایتی ہند ایرانی مویثیتی اور جدید الکٹرونکس کا ایک ایسا فیوزن جلتیں کیا جس کی محرومیت لے سنبھالے والے عالم سرمحتی میں بیچاہدی ہے۔

ان کرداروں میں مرکزیت ہندوستان میں ترتیب پانے والی ایرانی نیاز اور عالمی علی کو حاصل ہے جو نیاز سے پہلے اپنے میوزیکل گروپ ”نیاز“ (VAS) اور اپنے فرانسیسی نغموں پر مشتمل بعض سولو ایم کی وجہ سے مویثیتی کی دنیا میں اپنی ایک مخصوص شناخت رکھتی ہے۔ ”نیاز“ کے ذکر پر ایک عالمی کی آواز میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ ”آواز کی صورت گردی جو اس میں نظر آتی ہے، نیاز میں اس سے بہت مختلف ہے۔ نیاز کی نغموں میں صوفیات اخطراب کا اثر آواز پر نظر آتا ہے۔ ”لیکن عظیر علی اس فرق کو کوئی شعوری کو شہنشہ بھیتی ہے اور اس میں مشرق و مغرب کی نیازی آواز کا خاص صورت احتران عالمی بالکل ایک ذات کے اندر وہ کام معاملہ ہے۔ پونکہ ہماری مویثیتی کے مشہور صوفی شاعر جلال الدین

## والشنکن

کے ثقافتی مرکز اسمحہ سونین، اٹسٹی نیشن کی فریر لیبری کی یہ شام فنی اٹلیار کے حوالے سے شاید ایک ایسے دم بخوبی دینے والے غنائی تجربے کی شاہد ہے۔

وہی ہے جس کو اس جدید معاشرے کا کثیر ثقافتی مکالمہ کہیں تو یہ جانہ ہو گا۔ سائیمن میں ہر ہر، مختلف شہوں اور سائیفی گروپ کے لوگ ہیں۔ سالم سرمحتی میں وجود کا سماں ہے۔ اسیم آف چوائیں بیٹنے کے مشہور گنارست لوگوں میں ترکیان لہی بیٹھی خمیدہ ہوتی ہوئی گردن اور شاپنگی ہے۔ جسم والے روایتی ایرانی ساز خود پر کاہیکل فارسی قلن مویثیتی کی ردیف کی ایک لوک و من کا جدید فیوزن بجا رہے ہیں، میں مختصر میں دوبار کے گرامی اوارڈ کے لئے نامزد مشہور پرہوڑیوں کارمین ریزوں کی نہایت جدید بیٹش ترم ریزوی کا سماں پاندھ رہی ہے اور اس میں مشرق و مغرب کی نیازی آواز کا خاص صورت احتران عالمی

ہوا ہے۔ اصل میں عظیم علی اور لوگا ترکیان پر ان غزل اور بھجن سختی ہوئی جوان ہوئی تھیں اس لئے مخصوص زبان میں بھی نہیں گایا، اس لئے میں اپنی کارگاری ایجاد کے لئے نامزد پروپرسر، روی تکسر کی قدر اس سے واقف تھا لیکن ان دونوں نے جس اندراز سے مویتی کے ذریعہ مجھے اس سے تیرے ابھر کر امریکہ میں پہنچے اور اس میں ڈوبتے چلے گئے۔

نیاز کی مویتی کی تعلیم نے ان کی مویتی کو ایک ملتی چل جو علامت ہیں تو کیا نیاز نے انہیں شرقی شفقتی توئی عزم کے لئے بڑا ایمان اور امریکن ہائی منظر پاافت عطا کر دیا۔ ہند ایمانی اور امریکن ہائی منظر میں تربیت حاصل کرنے والی یہ فکارے ایک مشترکہ شفقتی اٹھا رہا کام دیتی ہے۔ عظیم علی سخن ہے کیونکہ بقول عظیم علی "میں نے اپنی آواز کو ایک سازی طرح استعمال کیا ہے اس لئے اس میں لفظ کوئی مخصوص معنی کے ساتھ نظر نہیں آتا اور اسی وجہ سے سامنے اس مویتی میں خود اپنے معانی کی خاتما ہوئے کا احساس ہیش شدید تر ہوتا تھا۔"

لاس اینجلس میں تجمیع عظیم علی ایران میں پیدا ہوئیں لیکن جار سال کی عمر میں ہی اپنے والدین کے ساتھ اٹھ مکانی کر کے ہندوستان چل گئیں۔ ان کی پروردش و پرداخت مہماں شتر کے خوبصورت مل ایشیں شیخ نبی میں ہوئی جہاں ایمانوں کی ایک خاصی بڑی تعداد کافی دونوں سے آباد ہے۔ بہاں ایمانوں نے صرف ابتدائی تعلیم حاصل کی بلکہ ہند ایمانی مویتی کی ابتدائی تربیت بھی لی۔ ۱۹۸۵ء میں جسے ان کی عمر گیارہ سال تھی اپنی ماں کے ساتھ لاس اینجلس منتقل ہو گئیں۔ نیا ملک اور بالکل نیا ماحول، لیکن بہاں بھی ایمانوں نے اپنے شوق کو پرہان چڑھانے کے لئے اپنی پسند کا ماحول ڈھونڈھ لکھا۔ ایمانی برپا نواز استاد منوچهر صادقی کے سامنے رانے تکمذہ تہہ کیا اور پانچ سال تک کلاسیک ایمانی مویتی کے مشہور سار سنوار کی تعلیم لی۔ اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کی میوزیکل شروعات ایک منیخی بجائے ایک سازخواز کی تیزی سے ہوئی۔ اسی دوران انہیں ان کی آواز کے جادو کا احساس ان کے استاد اور دوستوں نے کرایا اور انہوں نے باضابطہ

گائیکی کی طرف تو جرکو کر دی۔ انہوں نے مویتی کو اپنی عملی زندگی کا ساتھی بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے پوری محنت سے دیسترن کلاسیک اور ایشنن پروردہ بن اور فریلے یشل اگرین مویتی پر مہارت

ایک اشاریہ بن گیا ہے ان لوگوں کے لئے جو شرقی اوازوں سے اب تک کما حق اشنا نہیں تھے۔ نیاز نے شرقی اوازوں اور مغربی ذاتوں کے امتحان کا ایک خوبصورت نمونہ پیش کیا ہے۔